Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون ۴۴۹ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

پاکستان

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۰ | منگل ۴ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ - ۷ وفا ۱۳۶۰ ہش - ۷ جولائی ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۵۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ وفا / جولائی - سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور دن رات انتھک محنت اور کاوش کے ساتھ بدستور خدمات دینیہ انجام دینے کی توفیق عطا کرتا رہے اور ہر کام پر حامی و ناصر ہو - آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے -

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل صحت عطا کرے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے - آمین ؛

مشرقی اور وسطی افریقہ میں وسیع پیمانے پر بولی جانے والی

سواحیلی میں ترجمہ قرآن کا تیسرا ایڈیشن شائع ہو گیا

۲۳ ہزار پاؤنڈ کی لاگت سے دس ہزار کاپیاں دو ماہ میں تیار ہوئیں

لندن : برطانیہ کے مشنری انچارج محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے بذریعہ کیبل گرام الفضل کو اطلاع دی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مشرقی و وسطی افریقہ میں وسیع پیمانے پر بولی جانے والی زبان سواحیلی کے ترجمہ قرآن کا تیسرا ایڈیشن طبع ہو گیا ہے - الحمد للہ۔ اس ترجمہ قرآن میں عربی متن کے ساتھ مختصر تفسیر بھی دی گئی ہے اور ۲۳ ہزار پاؤنڈ کی لاگت سے اس کی دس ہزار کاپیاں صرف دو ماہ میں چھپ گئی ہیں۔

مکرم شیخ صاحب نے کیبل گرام میں بتایا ہے کہ یہ ترجمہ قرآن کریم سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں طبع کروایا گیا ہے - اس ایڈیشن کی خصوصی طور پر جلد کی گئی کاپیاں ۲۳ جون ۱۹۸۱ء کو ایک سادہ تقریب میں اس قرآن کریم کے پرنٹر انوِن (UNWIN) پرنٹرز کے مینیجنگ ڈائرکٹر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کو پیش کیں - یہ تقریب خاص طور پر اس پریس میں منعقد کی گئی۔

تار میں بتایا گیا ہے کہ اس قرآن کریم کی خصوصی طور پر جلد کی گئی کاپیاں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں حضور کی دعا اور برکت حاصل کرنے کے لیے بھجوائی جا رہی ہیں۔

مکرم شیخ صاحب نے اس کیبل گرام میں کہا ہے کہ اس مبارک موقع پر ہمارے سر اپنے رب کے حضور عاجزی کے ساتھ جھکے ہوئے ہیں اس پاک ذات کا ہم جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔

کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ اس ترجمہ قرآن کریم کی دس ہزار کاپیاں مشرقی اور وسطی افریقہ روانہ کر دی گئی ہیں اس کے علاوہ مشرقی افریقہ اور سواحیلی بولنے والے دیگر علاقوں کے سربراہانِ مملکت کو پیش کرنے کے لیے اس قرآن کریم کے چند نسخوں کی بہت خوبصورت اور قیمتی جلدیں بنوائی جا رہی ہیں۔

کیبل گرام کے آخر میں محترم شیخ صاحب موصوف نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عمر میں (جن کے عہدِ مبارک اور خصوصی توجہ و رہنمائی میں سواحیلی ترجمہ قرآن کا تیسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے) بے انداز برکت ڈالے اور غلبۂ دین حق سے متعلق حضور کے جاری فرمودہ منصوبوں کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے اور ہم حضور کے عہدِ مبارک میں حق کو دنیا میں غالب آتے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ آمین ؛

ولادت

خدا کے فضل و کرم سے خاکسار کے ہاں ۶/۱۷ جمعرات کی رات غالباً چھ بجکر بیس منٹ بچی پیدا ہوئی - یہ خاکسار کی دوسری اولاد ہے۔ پہلا لڑکا تھا اور اب خدا نے لڑکی دی ہے - حضور ایدہ اللہ نے نادیہ سفنی نام عطا فرمایا ہے -

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ بچی نیک و صالحہ ہو اور خدا اس پر ہمیشہ رحمت و فضل نازل فرمائے اور صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور خادمۂ دین بنائے - آمین ؛

اسی طرح خدا ان کی والدہ ریحانہ صاحبہ کو جلد از جلد کامل صحت عطا فرمائے - آمین ؛

جزاکم اللہ احسن الجزاء -

سفنی ظفر احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
انڈونیشیا

ادائیگی زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے۔

"الفضل" آج سے باقاعدہ آفسٹ پر شائع ہو رہا ہے

ربوہ ۵ وفا / جولائی - الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ آج روزنامہ الفضل اپنی ترقی کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے - آج سے الفضل کو آفسٹ طباعت پر شائع کیا جا رہا ہے -

ہمارے دل اس موقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات تشکر و امتنان کے ساتھ جھکے ہوئے ہیں کہ آج سے روزنامہ الفضل طباعت کے جدید انداز یعنی آفسٹ پر چھپا کرے گا - یاد رہے کہ آج سے قبل یہ اخبار طباعت کے پرانے نظام یعنی لیتھو پر چھپا کرتا تھا - آفسٹ کا نظام لیتھو سے بہت بہتر ہے - متعلقہ پریس سے امید کی جا سکتی ہے کہ اب الفضل میں طباعت کی خامیوں کی شکایت پیدا نہیں ہوگی اور قارئین کے پاس خوبصورت اور صاف ستھرا چھپا ہوا اخبار پہنچا کرے گا - خدا کرے ایسا ہی ہو - آمین ؛

ادارہ الفضل اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ مولا کریم اپنے خاص فضل و کرم سے پریس کو طباعت کا اعلیٰ اور ہمیں ہر لحاظ سے بہتر سے بہتر اخبار اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

• پبلشر: مسعود احمد • پرنٹر: سید عبدالحی • مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ • مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ • قیمت: ۴۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۴ رمضان المبارک ۱۴۰۱ ہجری

۷ ر وفا ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظمتِ رمضان کا ایک خاص پہلو

رمضان کی عظمت کے بہت سے پہلو ہیں۔ سب سے اول تو یہی کہ قرآن ایسی کامل و مکمل اور تا قیامت قائم و دائم رہنے والی شریعت کا نزول اسی ماہِ مبارک میں ہوا اور پھر پورا قرآن مجید بار بار اس ماہ مبارک میں نازل ہوا کیونکہ حضرت جبریل علیہ السلام ہر رمضان میں آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کا دور مکمل کیا کرتے تھے۔ پھر اس مہینہ میں ایک رات ایسی ہے جو اپنی عظمت اور برکت کے لحاظ سے ہزاروں مہینوں سے بھی بہتر اور بہت بڑھ کر ہے۔ اس میں ملائکۃ اللہ تمام دینی و دنیوی امور لے کر اترتے ہیں اور اس میں سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے اور یہ حالت صبح کے طلوع ہونے تک رہتی ہے۔

پھر اس ماہِ مبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں ہوتی ہے۔ وہ اس ماہِ مبارک کے روزے رکھنے اور اس کی دیگر مخصوص عبادات بجا لانے والوں کے تمام پچھلے گناہ بخش دیتا ہے، آئندہ گناہوں کے ارتکاب سے وہ محفوظ کر دیئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس مہینہ میں اپنے بندوں کی دعائیں بہت قبول کرتا ہے اور رؤیا و کشوف کے ذریعہ انہیں قبولیت کی بشارتوں سے نوازتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ انہیں لقائے الٰہی کی نعمت سے سرفراز فرماتا ہے ان برکات میں سے بعض پر ہم گزشتہ شماروں میں روشنی ڈال چکے ہیں۔

ماہِ رمضان کی عظمت کے ان پہلوؤں کے علاوہ اس کی عظمت کا ایک پہلو اور بھی ہے اور فی الوقت اس پر روشنی ڈالنا ہی ہمارے مدنظر ہے اور وہ پہلو جیسا کہ قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثانی حضرت المصلح الموعود نے فرمایا ہے، یہ ہے کہ رمضان کے روزے ایک بہت ہی عظمت والی قومی عبادت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور قومی عبادت فردی عبادت سے بدرجہا افضل ہوتی ہے مثال کے طور پر نماز باجماعت قومی عبادت ہے۔ اس میں بہت سے لوگ جمع ہو کر ایک امام کی اقتداء میں ایک ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ چونکہ نماز باجماعت قومی عبادت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اکیلے نماز پڑھنے سے باجماعت نماز پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب رکھا ہے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً"

(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ:۔ باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا افضل ہے۔

رمضان کے روزوں کا قومی عبادت ہونا اس امر سے ہی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا کہ ہر مسلمان جب چاہے اپنی سہولت کے مطابق سال میں تیس روزے رکھ لے بلکہ اس نے رمضان کا مہینہ مقرر کر کے حکم یہ دیا ہے کہ معذور لوگوں کے سوا بیک وقت روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمان اس مہینے کے روزے رکھیں اور اس کی دیگر مخصوص عبادات بجا لائیں۔ رمضان کی عظیم الشان برکات کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ رمضان کے روزے پوری امتِ مسلمہ کے لئے فرض کئے گئے ہیں اور حکم یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ شروع ہوتے ہی ایک ہی وقت میں سارے مسلمان روزے رکھنے شروع کر دیں۔ رمضان کے روزوں کا قومی عبادت ہونا اس کی عظمت پر دال ہے اور اسی لئے نفلی روزوں کے مقابلہ میں جو ہر مسلمان فردی طور پر جب چاہے رکھ سکتا ہے رمضان کے روزوں کا اجر بہت عظیم ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں پوری قوم میں روحانیت کی لہر دوڑ جاتی ہے اور پوری قوم عند اللہ انعام و اکرام کی مستحق قرار پاتی ہے اور صرف افراد ہی کے لئے نہیں بلکہ پوری قوم کے لئے ترقیات کے دروازے کھلتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رمضان کی عظمت کے اس پہلو کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تم کہہ سکتے ہو کہ روزہ دار روزے اپنے لئے رکھتا ہے دنیا کے لئے نہیں رکھتا، پھر اس کے روزوں کی یہ غرض کیونکر ہو سکتی ہے کہ دنیا میں اسلام اور روحانیت قائم ہو جائے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر یہ روزے افراد کے لئے ہوتے تو ایک مہینہ خاص طور پر کیوں مقرر کر دیا جاتا اور کیوں کہا جاتا کہ اسی ایک مہینہ میں سب لوگ روزے رکھیں۔ اس ایک مہینہ میں تمام مسلمانوں پر واجب کر دینا کہ وہ روزے رکھیں بتاتا ہے کہ روزوں کا ایک حصہ جہاں افراد کے لئے ہے وہاں ایک حصہ اس کا قوم کیلئے بھی ہے۔ تبھی اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کو روزوں پر لگا دیا تا قومی بیداری پیدا ہو اگر افراد کے لئے روزے ہوتے تو یہ کیفیت پیدا نہ ہوتی اور ہر شخص کو اجازت ہوتی کہ جس مہینے میں چاہے روزے رکھے۔ مگر اس ایک مہینہ میں سب کو اکٹھا کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان دنوں میں ایک قومی بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ بچے بھی سحری کے وقت اٹھ بیٹھتے ہیں اور گو روزہ نہ رکھیں سحری کھا لیتے ہیں۔ اسی طرح ان دنوں میں مساجد لوگوں سے بھری رہتی ہیں۔ لوگ تراویح پڑھتے ہیں۔ تہجد ادا کرتے ہیں۔ دعائیں کرتے ہیں۔ یہ شعور الگ الگ روزے رکھ کر پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ایک مہینہ مقرر کر دیا اور حکم دیدیا کہ اس مہینہ میں سوائے معذوروں کے سب لوگ روزے رکھیں۔"

(خطباتِ محمود جلد اول صفحہ ۱۹۶، صفحہ ۱۹۷)

اس کے بعد سیدنا حضرت المصلح الموعود نے مختلف فردی عبادتوں اور ان کے بالمقابل ویسی ہی قومی عبادتوں کا تفصیل سے ذکر کرنے اور قومی عبادتوں کی عظیم الشان برکات کا ذکر کرنے کے بعد اس سے یہ نکتہ اخذ کیا ہے کہ جب تک افراد میں قومی جذبہ بیدار نہ ہو اور پوری قوم تائید و نصرت الٰہی اور انعامات الٰہیہ کی مورد نہ بنے اس وقت تک نہ وہ دنیوی لحاظ سے ترقی کر سکتی ہے اور نہ دین کو دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ چنانچہ یہ نکتہ ذہن نشین کراتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"اگر ہم میں سے ہر فرد کے ذہن میں یہ بات موجود رہے گی کہ احمدیت کی عزت میں میری عزت ہے اور احمدیت کی ذلت میں میری ذلت ہے۔ اگر میں مر جاؤں اور احمدیت زندہ رہے تو میں کامیاب ہو گیا۔ اور اگر میں زندہ رہوں اور احمدیت کو شکست ہو جائے تو ایسی زندگی موت سے بدتر ہے تو اسی دن سے ہماری جماعت کے لئے قومی احیاء کا دن شروع ہو جائے گا ورنہ ہم اپنے لئے اور اپنے خاندانوں کے لئے موت طلب کر رہے ہیں..... اگر احمدیت دنیا میں ذلیل ہو گی تو ہماری جماعت کا ہر فرد ذلیل ہو گا اور اگر احمدیت معزز ہو گی تو ہماری جماعت کا ہر فرد معزز ہو گا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے دلوں میں وہ محبت پیدا کرے جو انبیاء کی جماعتوں کے قلوب میں پیدا ہوا کرتی ہیں اور ہمارے تمام کام اس کی رضاء اور خوشنودی کے حصول کے لئے ہوں۔ ہم اپنے نفسوں کو بالکل بھول جائیں اپنے خاندانوں کو بالکل بھول جائیں۔ اپنی نسلوں کو بالکل بھول جائیں اور صرف ایک ہی خواہش اور ایک ہی مقصد ہمارے مدنظر ہو اور وہ یہ ہے کہ اسلام اور احمدیت کا بول بالا ہو۔ احمدیت کی ترقی ہو اور احمدیت ہی دنیا میں قائم ہو۔"

(خطباتِ محمود جلد اول صفحہ ۱۰۱، صفحہ ۱۰۲)

رمضان کا بابرکت مہینہ جو ایک نہایت ہی بابرکت اور انقلاب انگیز قومی عبادت کا مہینہ ہے یہ نکتہ ذہن نشین کرانے اور ہمیں اس پر عمل پیرا کرانے کے لئے پھر شروع ہو چکا ہے۔ لیکن ہم اس نکتہ کی اہمیت کو سمجھ کر تبھی اس پر عمل پیرا ہو سکتے اور اس کے نتیجہ میں تائید و نصرت الٰہی کے مورد بن سکتے ہیں کہ ہم اس انتہائی بابرکت قومی عبادت کو کما حقہٗ بجا لائیں۔ سوائے معذوروں کے یا ان لوگوں کے جنہیں شریعت نے رخصت دی ہے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ خاص عزم و تعہد کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اور بلا استثناء جماعت کے سارے ہی افراد قبولیت کے ان خاص ایام میں حصول تائید و نصرتِ الٰہی اور غلبۂ حق کے مقصد میں کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو آسمان سے اللہ تعالیٰ کی نصرت بارش کی طرح نازل ہو گی اور اس کے فرشتے زمین پر نازل ہو کر انقلاب برپا کر دکھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے وعدوں کو جلد پورا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین!

"اسلام پر طوفان آ رہے ہیں۔ مخالف ہر وقت ان کوششوں میں لگے ہوئے ہیں کہ اسلام تباہ ہو جائے لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان تمام حملوں سے بچائے"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے فضائل و برکات

احادیث نبویہ کی روشنی میں

سلطان احمد پیر کوٹی

رمضان بڑا ہی بابرکت مہینہ ہے۔ اس میں انسان اپنا زیادہ تر وقت دینی مشاغل میں صرف کرتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے کرتا ہے۔ اس میں کثرت سے عبادات بجالانے کا موقع ملتا ہے غیر معمولی صدقہ و خیرات کی توفیق ملتی ہے۔ قومی میں اخوت و مودت اور یک جہتی پیدا ہوتی ہے۔ انسان کی کشفی نگاہ میں نور اور جلاء پیدا ہوتا ہے۔ رؤیاء و کشوف کا دروازہ انسان پر کھلتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے اس کا اتصال ہو جاتا ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس ماہ کو اپنی کامل و مکمل اور آخری شریعت کے نزول کیلئے مخصوص فرمایا ہے اور اپنے پاک کلام یعنی قرآن مجید میں اس کے برکات و فضائل اور احکام کو بیان فرمایا ہے۔

احادیث نبویہ میں بھی اس ماہ کی برکات اور فضائل کا ذکر ہوا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دلائی ہے اس فرصت میں ان میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تا دوستوں کیلئے یاد دہانی کا کام دے اور وہ اس ماہ میں روزہ اور دوسری عبادات بجالا کر اپنے خالق و مالک خدا کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے والے ہوں (و باللہ التوفیق)

(۱)

اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَۃُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْھَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْھَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰہِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ (ترمذی)

جس دن رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے نیکی کے طالب! نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے برائی کرنیوالے تو برائی سے رک جا چنانچہ اسی رات اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کو عذاب سے آزاد فرماتا ہے اور یہ کارروائی رمضان المبارک میں ہر رات ہوتی ہے۔

اس حدیث سے واضح ہے کہ رمضان المبارک بڑا بابرکت مہینہ اور ترقیات روحانیہ کا بڑا موقع ہے اس مہینہ میں عبادات کی کثرت کی وجہ سے ماحول یکسر بدل جاتا ہے ہر طرف ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم ہو رہی ہوتی ہے۔ نیک اعمال بجالائے جا رہے ہوتے ہیں اور ان اعمال سے بچنے کی کوشش کی جا رہی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی کا موجب ہوں خدا تعالیٰ کی رحمت ہو نازل ہو رہی ہوتی ہے گویا آسمانی رحمتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ کنایہ ہے نزول رحمت ہے اور غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ۔ کنایہ ہے اور روزہ داروں کے نفوس کے پاک ہونے اور گناہوں کے موجبات سے محفوظ رہنے سے۔ جب انسان خدا کی خاطر اور اسکے بتائے ہوئے طریق پر عبادت کرتا ہے تو آسمانی غضب، آسمانی نار اور آسمانی لعنت کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ شیاطین وسوسہ اندازی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ بندگان خدا کے ہر وقت عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول ہونے کی وجہ سے ان کی پیش نہیں جاتی۔ انہیں ورغلانے اور خدا کی راہ سے بھٹکانے کا موقع نہیں ملتا۔ نہ کوئی جھگڑا ہوتا ہے۔ نہ چوری۔ نہ کسی کی عزت کو خطرہ ہوتا ہے نہ جان و مال کو۔ ہر طرف امن و عافیت کا دور دورہ ہوتا ہے ہاں جو شخص بشاشت ایمان کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتا روزہ کی شرائط کو پورا نہیں کرتا صرف رسم اور چٹی کے طور پر روزہ کی عبادت بجالاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بجائے اس کی لعنت مول لیتا ہے اور اپنے اوپر جنت کے دروازے بند کر لیتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی روزہ رکھتا ہے مگر اس کے شرائط کو پورا نہیں کرتا وہ لغو باتوں جھوٹ، فحش بکنے اور غیبت وغیرہ سے پرہیز نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کو اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے سے کیا غرض

(۲)

کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَہٗ اِلَّا الصَّوْمَ، فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِہٖ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ (بخاری)

ابن آدم کا ہر عمل اسکے اپنے لئے ہے مگر روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا اگر لفظ اُجْزِیْ ہو تو معنے ہوں گے اسکی جزا میں خود ہونگا) اور روزے ایک ڈھال ہیں پس تم میں سے جس کسی کا روزہ ہو وہ فحش بات نہ کرے شور و غل نہ کرے اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ اسے جواب نہ دے صرف یہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ میں روزہ دار ہوں اور مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم، کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بہتر ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اسے افطار کے وقت نصیب ہوتی ہے اور دوسری خوشی اسے اس وقت ملتی ہے جب وہ اپنے رب سے ملاقی ہوتا ہے

اس حدیث نبوی سے مندرجہ ذیل باتیں مستنبط ہوتی ہیں۔

(۱) روزہ نماز کے برخلاف مخفی ہوتا ہے اور اس میں ریاکاری کا دخل نہیں ہوتا۔ روزہ دار کو ذاتی طور پر اس کے کوئی نہیں ہوتا۔ پھر کھانا سے استغفار اللہ تعالیٰ کی صفات ہے اور انسان روزہ رکھ کر خدا تعالیٰ کی صفات میں اپنے آپ کو رنگین کر لیتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس کی یعنی روزہ کی جزا میں خود دونگا اور جب کوئی بڑی ہستی کسی کام کی جزا کو اپنی طرف منسوب کرتی ہے تو اس سے جزا کی عظمت اور وسعت ظاہر ہوتی ہے یا پھر یہ کہ اس کی جزا میں خود ہونگا۔ (اُجْزِیْ بِہٖ) گویا اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یا اَنَا اُجْزٰی بِہٖ کہہ کر خدا تعالیٰ نے روزہ کی فضیلت اور اس کے ثواب کی عظمت اور کثرت کو ظاہر کیا ہے

۲۔ روزہ بطور ڈھال کے ہے جسطرح ڈھال انسان کو دشمن کے وار سے بچاتی ہے اسی طرح روزہ گناہوں اور معاصی سے بچاتا ہے وہ ایک قلعہ کا کام دیتا ہے جس میں بند ہو کر انسان شیطانی حملوں سے محفوظ و مصئون رہتا ہے۔ روزہ انسان کو فواحش اور آگ سے بچاتا ہے گویا روزہ کے ذریعہ انسان ان تمام شیاطین کا مقابلہ کر سکتا ہے جو اس کی اندرونی طاقت اور قوت پر غلبہ پائے ہوئے ہوں پھر روزہ صرف روحانی شرور اور برائیوں سے ہی نہیں بچاتا بلکہ وہ ظاہری اور مادی بیماریوں اور نقصانات سے بھی اسے محفوظ رکھتا ہے روزہ انسان کے جسم سے ان زہریلے مواد کو نکالتا ہے جو اس میں ضعف اور بڑھاپے کا موجب ہوتے ہیں حضرت اقدس فرماتے ہیں:

"روزہ اگرچہ روحانی مجاہدہ ہے مگر ساتھ ہی جسمانی فوائد بھی رکھتا ہے کیونکہ کئی ایک زہر اس سے انسانی جسم سے خارج ہو جاتے ہیں اور کئی بیماریاں موٹاپے وغیرہ کی دور ہو جاتی ہیں اور اب تو ڈاکٹروں نے تحقیقات سے معلوم کر لیا ہے۔ کہ روزہ ذیابیطس کے مریضوں کیلئے بہت مفید ہے۔ روزہ ذیابیطس کے مریضوں کو قریباً ہر یوم کے روزے رکھوائے جاتے ہیں کئی ایک مریضوں نے مجھے خود بتایا ہے کہ اس طرح ان کا مرض دور ہو گیا حتیٰ کہ کئی زخم بھی جو اس مرض کی آخری حالت میں پیدا ہو جایا کرتے ہیں اچھے ہو گئے۔ اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ روزہ میں جسمانی طور پر بھی فوائد ہیں"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۴۵ء)

ایک روایت میں ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صُوْمُوْا تَصِحُّوْا۔ روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ۔

پھر روزہ کے ذریعہ انسان میں مشقت کے برداشت کرنیکی قوت ہوتی ہے جو نہ صرف اسکی صحت کیلئے مفید ہوتی ہے بلکہ ملکی اور قومی کاموں کے لئے بھی اسے تیار کرتی ہے۔ بعض اوقات انسان کو ملکی اور قومی کاموں میں مشقت اور مصائب برداشت کرنے پڑتے ہیں روزہ اس کیلئے اسے تیار کرتا ہے اور انسان کو اس مجاہدہ کے قابل بناتا ہے۔

۳۔ روزہ کی ڈھال سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان پر اس چیز سے بچے جو اسے روحانی لحاظ سے نقصان دہ ہو۔ جھوٹ نہ بولے گالیاں نہ دے غیبت نہ کرے۔ جھگڑا نہ کرے۔ لغو اور بری باتیں زبان پر نہ لائے اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ صرف یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں یعنی میں ان رذائل سے مجتنب رہنا چاہتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ کہیں میرا روزہ باطل قرار نہ پائے۔

۴۔ روزہ کی وجہ سے روزہ دار کے منہ میں ایک خاص قسم کی بو پیدا ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس شخص نے ہماری خاطر روزہ رکھا ہماری خاطر اس نے بھوک اور پیاس برداشت کی شہوات نفسانیہ سے منہ موڑا اور اس کے نتیجہ میں اس کے منہ میں یہ بو پیدا ہوئی ہے اس لئے یہ بو ہمیں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ اور عزیز ہے گویا روزہ کی عبادت کی وجہ سے روزہ دار خدا کا محبوب بن جاتا ہے۔

۵۔ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی تو اس وقت ملتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے وہ اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ الحمد للہ میری عبادت پوری ہوئی۔ میں اس کے دوران اس عبادت کو نقصان پہنچانے والی برائیوں سے محفوظ رہا اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے مجھے اس کا ثواب عطا کرے گا مجھے قیامت کے دن اجر عظیم عطا کریگا اور آخرت میں بھوک اور پیاس سے محفوظ رکھے پھر وہ اس بات پر بھی خوش ہوتا ہے کہ اس نے خدا تعالیٰ کی خاطر ایک وقت تک کھانا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پینا چھوڑا تھا اب وہ اس کے حکم کے ماتحت ہی کھانا پینا شروع کر رہا ہے۔

دوسری خوشی ایک روزہ دار کو اس وقت نصیب ہوتی ہے جب وہ اپنے رب سے ملاقی ہوتا ہے کم خوری اور ایک حد تک بھوکا اور پیاسا رہنے کی وجہ سے روحانی قوتوں کو جلاء ملتی ہے۔ انسانی حس تیز ہو جاتی ہے اور ایسا شخص زائد جسمانی مادوں کے خارج اور ختم ہونے پر اپنے دل میں ایک خاص روحانی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ہوتے ہوتے وہ رؤیا، مکشوف اور دیدار الٰہی سے مشرف ہوتا ہے اور جسے خدا تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل ہو جائے اسے اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہوگی

(۳)

ایک روزہ دار خدا کی خاطر پیاس کو برداشت کرتا ہے پانی اس کے پاس موجود ہوتا ہے مگر وہ اسے پیتا نہیں اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ فعل اس قدر پسند ہے کہ اس نے جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازہ صرف روزہ داروں کے لئے مخصوص کر دیا اور اسی کا نام ریان بتایا ہے ریان (ری: سیرابی) سے ہے جو عطش (پیاس) کی ضد ہے۔ اس دروازہ سے ایک روزہ دار کو بطور احترام و اکرام بلایا جائیگا اور اس میں یہ بتانا مقصود ہے کہ اس شخص نے میری خاطر دنیا میں روزوں کے ایام میں ایک خاص وقت تک پیاس کو برداشت کیا ہے میں اس نیکی کے بدلہ میں اسے جنت میں داخل کر رہا ہوں جہاں اسے میٹھے اور جاری پانی کی نہریں ملیں گی اور یہ نہریں اس پیاس کی جزا ہوں گی جو اس نے اپنی زندگی میں میری خاطر برداشت کی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُقَالُ لَہٗ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْہُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْہُ اَحَدٌ

(بخاری)

جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے روز اسی دروازے سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے اس کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے یہ دروازہ بند کر دیا جائیگا اور اس میں سے کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔

یہ عظیم بشارت ہے جو ایک روزہ دار کو دی گئی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ روزہ کی عبادت کو اس کی شرائط کے مطابق اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر خلوصِ نیت سے بجالائے (آمین)

(۴)

مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (ترمذی)

جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کی خاطر ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان آسمان و زمین کے مابین فاصلہ کے برابر خندق بنا دیتا ہے یعنی روزہ دار اور جہنم کے درمیان ایک بہت بڑی روک اور عظیم پردہ حائل کر دیا جاتا ہے۔

مسند احمد بن حنبل میں یہ روایت درج ہے۔

مَنْ صَامَ یَوْمًا لِثَبْغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ بَعَّدَہُ اللّٰہُ مِنْ جَھَنَّمَ کَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَھُوَ فَرْخٌ حَتّٰی مَاتَ ھَرَمًا

جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ایک کوے کی ساری عمر کی اڑان کے برابر فاصلہ جہنم سے دور رکھتا ہے۔ کہتے ہیں ایک کوے کی عمر ایک ہزار برس ہوتی ہے پس اگر ایک کوا ہزار برس اڑتا ہے تو جتنا فاصلہ وہ طے کریگا اس کے برابر ایک روزہ دار اور جہنم کے درمیان دوری ڈالی جائے گی۔

نسائی کی روایت کے مطابق ایک روزہ دار اگر خدا کی رضا اور خوشنودی کی خاطر رکھا جائے تو اس ایک روز کے روزہ کی جزاء کے طور پر روزہ دار سے جہنم ۷۰ سال میں طے ہونیوالی مسافت کی قدر دور کر دی جاتی ہے

گویا روزہ کی عبادت کے نتیجہ میں بشرطیکہ وہ اس کی شرائط کے ساتھ ادا کی جائے انسان کے اندر ایسی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ برائیوں سے نفرت اور نیکیوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتا ہے اس سے ایسے افعال سرزد ہوتے ہی نہیں جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوں بلکہ وہ بشاشتِ قلب سے نیکی کے اعمال بجالانے لگ جاتا ہے جن کے نتیجہ میں وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں جنت کا استحقاق پیدا کر لیتا ہے۔

(۵)

اَلصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَالشَّھَوَاتِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ قَالَ فَیُشَفَّعَانِ

(البیہقی)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز روزے اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے روزہ کہے گا اے میرے خدا میں نے اس بندہ کو دن کے وقت کھانے اور خواہشاتِ نفسانیہ سے روکے رکھا پس تو اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا اس شخص کو میں نے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا یعنی یہ شخص ساری رات قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول رہا اور نیند کو اس نے تیاگ دیا پس تو اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما آپؐ نے فرمایا چنانچہ یہ دونوں اس کی سفارش کریں گے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے جنت میں داخل کرنے کیلئے کہیں گے اور اس کے لئے اس کی مغفرت اور رضا چاہیں گے

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص خلوصِ نیت سے محض خدا تعالیٰ کی خاطر روزے رکھتا ہے اور روزہ کی شرائط اور آداب کو بھی ملحوظ رکھتا ہے پھر قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرتا ہے اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرماتا ہے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت نصیب ہو اور وہ خدا تعالیٰ کا مقرب اور محبوب بنے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ رمضان المبارک کے روزے تعہد سے اور پوری شرائط کے ساتھ رکھے اور قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرے۔

۶۔ رمضان المبارک میں روزوں کی عبادت کی یہ فضیلت ہے کہ صرف اس کے بجالانے والے کو ہی اجر و ثواب سے نہیں نوازا جاتا بلکہ اس کے افطار کرانیوالے کے لئے بھی ایک بڑی بشارت ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَھَّزَ غَازِیًا لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ

(بیہقی)

ایک اور روایت میں آپؐ فرماتے ہیں کہ روزہ افطار کرانا روزہ افطار کرانیوالے کیلئے مغفرت اور جہنم سے نجات کا ایک ذریعہ ہے آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ روزہ افطار کرانے سے مراد یہ نہیں کہ اس میں تکلف برتا جائے بلکہ حسب استطاعت سادہ سے سادہ چیز سے بھی روزہ دار کا روزہ افطار کرنا اس کو اس اجر کا مستحق بنا دیگا آپؐ نے اپنے ایک مشہور خطبہ میں فرمایا

مَنْ فَطَّرَ فِیْہِ صَائِمًا کَانَ لَہٗ مَغْفِرَۃً لِّذُنُوْبِہٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِہٖ مِنَ النَّارِ وَکَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْءٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ کُلُّنَا یَجِدُ مَا یُفَطِّرُ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِی اللّٰہُ ھٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی تَمْرَۃٍ اَوْ عَلٰی شَرْبَۃِ مَآءٍ اَوْ مَذْقَۃِ لَبَنٍ (بیہقی)

رمضان المبارک میں جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کراتا ہے اس کا یہ فعل اس کے گناہوں کی بخشش اور آگ سے اس کے لئے نجات کا موجب ہوگا دراں حالیکہ خود روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر ایک کی مالی حالت ایسی نہیں کہ وہ کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرا سکے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی ثواب عطا کرے گا جو نیک نیتی اور خلوصِ دل سے کسی روزہ دار کا روزہ ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ یا دودھ کے ایک گھونٹ سے افطار کراتا ہے۔

ایک اور روایت میں آتا ہے

مَنْ سَقٰی صَائِمًا سَقَاھَا اللّٰہُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَۃً لَا یَظْمَأُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ

جو شخص کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر پانی پلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے ایسا گھونٹ پانی کا پلائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہیں رہے گا

گویا روزہ دار کو روزہ افطار کرانا نہ صرف باہمی محبت و اخوت اور مودت میں زیادتی کا موجب ہوتا ہے بلکہ اس پر اللہ تعالیٰ ایک عظیم ثواب بھی مترتب کرتا ہے کہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرتا ہے جہاں پیاس کی تکلیف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی ان جنتوں کے متعلق بشارت ہے کہ لَا تَظْمَأُ فِیْھَا کہ جنتی کو وہاں پیاس کی تکلیف محسوس نہیں ہوگی۔

پس اللہ تعالیٰ کے اس عظیم ثواب کو حاصل کرنے اور اس کی بشارات میں حصہ لینے کیلئے ضروری ہے کہ نہ صرف ہم خود روزہ اس کی تمام شرائط اور آداب کے ساتھ رکھیں بلکہ کوشش کر کے دوسرے روزہ دار کا روزہ افطار بھی کرائیں۔ اس میں کسی بڑے تکلف کی ضرورت نہیں سادہ سے سادہ طریق سے افطار کرایا جا سکتا ہے۔ مگر خلوص نیت سے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایسا کرنا مقصود ہو۔

— باقی آئندہ —

مقابلہ مضمون نویسی

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام جو مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے مضمون بھجوانے کی تاریخ چھٹیوں کی وجہ سے بڑھا دی گئی ہے۔ اب مضامین وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ر جولائی ہوگی۔ مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوان مقرر ہیں:۔

(۱) مسئلہ ارتقاء (۲) ہستی باری تعالیٰ (۳) خلافت ثالثہ کا تعلیمی منصوبہ (۴) دنیا کی ایک اقتصادی مشکل اور اس کا ایک حل۔

(احسان اللہ۔ صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن B-۱۱۶۔ ناظم آباد فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹارگٹ وعدہ جات تحریک جدید کیلئے

دورہ کے ایام میں نمایاں وعدہ جات پیش کرنیوالے مخلصین

(۱۵ر مئی تا ۳۱ر مئی ۱۹۸۱ء)

نمبر شمار	اسماء وعدہ کنندگان		وعدہ سال رواں
(۱)	مکرم ملک حفیظ الدین صاحب۔ کریم نگر	فیصل آباد شہر	۱۰۴۰ روپے
(۲)	" شیخ حمید الدین صاحب "	" "	۵۰۰ "
(۳)	محترمہ بیگم صاحبہ " "	" "	۵۰۰ "
(۴)	مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب ولد مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب	فیصل آباد	۵۰۰ "
(۵)	" خواجہ نصیر احمد صاحب (آف کوٹ مومن)	فیصل آباد	۵۰۰ "
(۶)	" طاہر نذیر صاحب انجینئر سوئی گیس	"	۵۰۰ "
(۷)	" چوہدری مقبول احمد صاحب	گوجرہ ضلع فیصل آباد	۵۰۰ "
(۸)	" میاں محمد صدیق صاحب ولد میاں محمد اسمٰعیل صاحب	فیصل آباد	۱۰۵۰ "
(۹)	" چوہدری عطاء اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ (منجانب والدین)		۱۰۰۰ "
(۱۰)	" سید محمد اشرف صاحب عرائض نویس	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۵۰۰ "
(۱۱)	" میاں انعام اللہ صاحب ایکس ای این	"	۵۰۰ "
(۱۲)	" میاں حبیب احمد صاحب پسر مکرم علی محمد صاحب مسلم مرحوم	ساہیوال شہر	۵۰۰ "
(۱۳)	" ملک محمد عمر صاحب ایڈووکیٹ	ساہیوال شہر	۵۰۰ "
(۱۴)	" محمد عاشق صاحب سیکرٹری مال	"	۵۰۰ "
(۱۵)	" شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ	بہاول نگر	۵۰۰ "
(۱۶)	" چوہدری محمد سرور صاحب۔ ڈاکٹر مجید احمد صاحب	ڈاہرانوالہ بنگلہ بہاولنگر	۱۰۰۰ "
(۱۷)	" قاضی فضل الرحمان صاحب	بہاول پور	۱۰۰۰ "
(۱۸)	" نذیر احمد صاحب نعیم	"	۵۰۰ "
(۱۹)	" چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ۔	مظفر گڑھ	۵۰۰ "
(۲۰)	" چوہدری فضل احمد صاحب ایڈووکیٹ۔	لیہ ضلع مظفر گڑھ	۵۰۰ "
(۲۱)	" چوہدری محمد ادریس صاحب ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب چک ۱۷۰۔ الف لیہ		۵۰۰ "
(۲۲)	" چوہدری محمد شفیع صاحب جیٹھہ	ملتان شہر	۱۰۰۰ "
(۲۳)	" محمد عبد الصمد صاحب	گلگشت کالونی ملتان	۵۰۰ "
(۲۴)	" رحمت اللہ خان صاحب	حسین آگاہی روڈ "	۱۰۰۰ "
(۲۵)	" عبد الحی صاحب آف ربوہ	ملتان	۵۰۰ "
(۲۶)	" مولوی عطاء اللہ صاحب درویش	مینیجر جننگ فیکٹری۔ کنری پاک	۵۰۰ "
(۲۷)	" چوہدری محمد علی صاحب ولد چوہدری شیر محمد صاحب	واپڈا۔ ملتان	۵۰۰ "
(۲۸)	" چوہدری طفیل احمد صاحب باجوہ۔	گمبٹ (سندھ)	۱۰۰۰ "
(۲۹)	" چوہدری محمد شریف صاحب	گوٹھ فتح دین گمبٹ (سندھ	۱۰۰۰ "
(۳۰)	" چوہدری ناصر احمد صاحب۔	گوٹھ نتھے خان " "	۱۰۰۰ "
(۳۱)	" چوہدری نذیر احمد صاحب	" " "	۱۰۰۰ "
(۳۲)	" چوہدری محمد افضل صاحب	گوٹھ سلطان علی " "	۶۰۰ "
(۳۳)	" چوہدری محمود احمد صاحب	" " "	۵۰۰ "
(۳۴)	" چوہدری غلام سرور صاحب	" " "	۵۰۰ "
(۳۵)	" چوہدری مشتاق احمد صاحب ولد جلال الدین صاحب	گوٹھ نتھے خان۔ گمبٹ (سندھ)	۵۰۰ "
(۳۶)	" چوہدری منور احمد صاحب	گوٹھ غلام محمد چیمہ رانی پور	۵۰۰ "
(۳۷)	" چوہدری مشتاق احمد صاحب	" "	۵۰۰ "
(۳۸)	" سید عبد الرحمٰن صاحب سابق گدو بیراج	حال کراچی	۵۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ماہنامہ **خالد** ربوہ

جولائی ۱۹۸۱ء

خریداران ماہنامہ خالد کے لئے اعلان ہے کہ ماہ جولائی ۱۹۸۱ء کا پرچہ صرف ان خریداران کو بھجوایا جا رہا ہے جن کا چندہ خریداری موجود ہے۔ اور ایسے خریداران جن کا چندہ خریداری ختم ہے ان کے نام پرچہ بذریعہ وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔

براہ کرم وی پی وصول فرما کر حسب سابق اپنے "خالد" کی اعانت جاری رکھیں شکریہ

نوٹ: چونکہ وی پی ڈاکخانہ میں روزانہ تھوڑے تھوڑے بک ہوتے ہیں اسلئے پرچے کا اس ماہ کے آخر تک انتظار فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

فدیہ الصیام اور نظارت خدمتِ درویشاں!

امسال رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ۴ر جولائی ۱۹۸۱ء سے شروع ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تبارک وتعالیٰ مومن بندے اپنی زندگی میں پھر اک بار حکمِ خداوندی کے تحت روزے رکھکر اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی معافی چاہتے ہوئے اس کا تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور اپنے اندر ایک نمایاں تغیر پیدا کرتے ہوئے اپنے دل کو مہبط انوار الٰہی بنائینگے۔

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں مسلمان مرد و عورت کو حکم دیتے ہیں کہ جو شخص (عاقل بالغ اور صحت مند) اس مبارک مہینے کو پائے۔ وہ اس کے روزے رکھے۔ البتہ جو ان دنوں بیمار یا سفر پر ہو وہ ان دنوں کی گنتی کو دوسرے دنوں میں پورا کرے اور وہ افراد جن کی طاقت قریباً ضائع ہو گئی ہو۔ یا کسی دیگر حقیقی معذوری کے باعث روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ وہ ان دنوں میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دیدیا کریں۔

ایسے اصحاب جنہیں خداوند تعالیٰ نے کشائش رزق سے نوازا ہے۔ وہ روزہ رکھتے ہوئے بھی ان ایام میں بطور فدیہ رمضان ایک مسکین کو کھانا بھی دیتے رہیں۔ تاکہ ان کے اس نیک عمل میں کسی جہت سے اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو وہ اس زائد نیکی کے عوض پوری ہو سکے۔ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ۔

فدیہ رمضان کی کوئی شرح مقرر نہیں ہے ہر شخص اپنے ہاں جس قسم اور معیار کا کھانا کھاتا ہے اس کے مطابق وہ اس کی ادائیگی کرے۔

پس ایسے بھائی اور بہنیں جو نظارت خدمتِ درویشاں کے ذریعہ فدیہ الصیام مستحقین کو دینا چاہیں وہ یہ رقم ناظر خدمتِ درویشاں کے نام بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ نظارت اپنے انتظام کے تحت یہ رقم بروقت مستحقین میں تقسیم کر سکے۔

نظارت خدمتِ درویشاں

اعلان برائے خریداران ماہنامہ مصباح ربوہ

۱۔ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے ماہنامہ مصباح ماہ جون تاخیر سے شائع ہوا ہے۔ ۲۸ر جون کو پرچہ پوسٹ کر دیا گیا ہے اگر کسی خریدار کو نہ ملے تو ایک ہفتہ کے اندر اطلاع دیں۔

۲۔ ماہ مئی کے کچھ پرچے ہمیں واپس اس حالت میں ملے ہیں کہ ایڈریس کی چٹیں غائب تھیں۔ بعد میں بعض خریداروں کی طرف سے اطلاع ملی کہ ایڈریس والے کاغذ میں مصباح کی بجائے فضول قسم کے کاغذات بھرے ہوئے ملے ہیں۔ ایسے خریداروں کو مقامی پوسٹ آفس میں بھی شکایت کرنی چاہیئے۔

۳۔ خریداروں سے درخواست ہے کہ وہ تبدیلی ایڈریس یا پرچہ بند کرنے کی اطلاع ہمیں ضرور دیا کریں۔

۴۔ ہر قسم کا چندہ مصباح محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوانا چاہیئے۔

امۃ اللطیف خورشید مدیرہ ماہنامہ مصباح ربوہ

اپنے کاروبار کی روز افزوں ترقی کیلئے الفضل میں اشتہار دیجئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سویابین ایک نفع بخش فصل

ملک کی تیزی کے ساتھ آبادی بڑھنے کے سبب خوردنی تیل کی کھپت میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ خوردنی تیل کی ضرورت ہر سال ۵۰ ہزار ٹن بڑھ رہی ہے۔ اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے قریباً تین ارب روپے کا زرِمبادلہ خرچ کیا جا رہا ہے۔

اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر نئی روغن دار اجناس کو کاشت کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ جن میں سے سویابین ایک اہم فصل ہے۔

کاشت کے فوائد:

۱۔ یہ روغن دار جنس تھوڑی مدت میں پک کر تیار ہو جاتی ہے۔
۲۔ پھلی دار فصل ہونے کی وجہ سے زمین کی زرخیزی کو بڑھاتی ہے۔
۳۔ فصلوں کے ہیر پھیر میں اسے آسانی سے کاشت کیا جا سکتا ہے۔ یعنی گندم سویابین گندم۔
۴۔ خوراک میں لحمیات کی کمی کو پورا کرنے میں یہ بڑی ممد و معاون ثابت ہوئی ہے۔
۵۔ گوشت کا بہترین نعم البدل ہے۔

زمین کی تیاری:

اس فصل کے لئے ہلکی اور درمیانی قسم کی میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو۔ موزوں رہتی ہے۔ جن زمینوں میں کپاس اور مکئی اچھی پیداوار دیتی ہوں۔ اس فصل کے لئے بھی موزوں ہوتی ہیں۔ بھاری کلراٹھی زمینیں جن میں نمکیات کا تناسب زیادہ ہو یا ایسی زمینیں جن میں بارش کا پانی زیادہ عرصہ تک کھڑا رہے اس فصل کے لئے اچھی ثابت نہیں ہوتیں۔

زمین کو تیار کرنے کے لئے وتر زمین میں دو دفعہ مٹی پلٹنے والے ہل سے قلبہ رانی کریں پھر دوہرا سہاگہ چلا کر ڈھیلے وغیرہ توڑ کر مٹی کو اچھی طرح بھربھرا کریں۔ اس کے بعد دو تین دفعہ ہل چلا کر زمین کو مزید تیار کریں۔ کھیت کو ہموار رکھنا بھی ضروری ہے۔

کاشت کا وقت:

فصل کی پیداوار کا کافی حد تک انحصار اس کے مناسب وقت پر کاشت پر ہے۔ فصل کو تیار ہونے کے لئے ۱۰۰۔ ۱۱۰ دن درکار ہوتے ہیں۔ اس کے مطابق مندرجہ ذیل اوقات میں علاقوں کی نسبت سے فصل کی کاشت موزوں رہتی ہے۔

صوبہ سندھ:۔ ۱۵ر جون تا ۱۵ر جولائی۔
صوبہ پنجاب:۔ بارانی علاقے:۔ بارش شروع ہوتے ہی یعنی جولائی کا سارا مہینہ
نہری علاقے:۔ وسط جولائی سے وسط اگست تک۔
صوبہ سرحد:۔ ماہ جولائی۔

زیادہ پچھیتی کاشت کرنے سے پکنے کے وقت درجہ حرارت کم ہو جانے کی وجہ سے پیداوار پر برا اثر پڑتا ہے۔ پھر گندم کی تیاری کے لئے وقت بہت کم بچتا ہے اسطرح گندم کی پیداوار بھی کم نکلتی ہے۔

طریقہ کاشت:

رؤنی کے بعد وتر آنے پر دوہرا سہاگہ چلائیں۔ پھر دو دفعہ عام ہل چلا کر زمین کو دوہرا سہاگہ دے کر اسے خوب بھربھری کر لیں۔ اس کے بعد بیج کی کاشت بذریعہ ڈرل قطاروں میں کریں۔ قطاروں کا درمیانی فاصلہ ۲½ فٹ رکھیں۔ اگر ڈرل دستیاب نہ ہو تو عام ہل کے ساتھ پور باندھ کر بھی کاشت کی جا سکتی ہے۔ بیج کو تر وتر میں کاشت کریں۔ اگر وتر تھوڑا سا بھی خشک ہوگا تو روئیدگی کم ہوگی۔ بیج کی گہرائی ½ا سے ۲ انچ رکھیں۔ بیج ۴۔ ۶ دن میں اگ آتا ہے۔ اگر اس دوران میں بارش ہو جائے تو باریک پھیر کر کرنڈ توڑ دیں۔

شرح تخم:

عام حالات میں ۳۰ کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔ اگر بیج کی روئیدگی کم ہو اور زمین اچھی طرح تیار نہ ہو تو بیج کی مقدار تھوڑی سی بڑھا لیں۔

زیادہ پیداوار لینے کے لئے فی ایکڑ پودوں کی تعداد مناسب ہونا ضروری ہے اگر یہ تعداد مناسب نہ ہو تو مندرجہ ذیل خامیاں پیدا ہوتی ہیں۔

۱۔ پودوں کے درمیان باہمی فاصلہ زیادہ ہونے سے جڑی بوٹیاں زیادہ اگ آتی ہیں۔
۲۔ پودوں کا تنا زیادہ موٹا ہو جاتا ہے اور گہائی مشکل سے ہوتی ہے۔
۳۔ پھلیوں کے کھیت میں پھٹنے کا تناسب بڑھ جاتا ہے۔

جراثیمی ٹیکہ:

یہ ایک پھلی دار پودا ہے۔ اس کی جڑ میں نائٹروجن محفوظ کرنے کی گٹھلیاں ہوتی ہیں جو پودے کی نشوونما کرتی ہیں۔ ان گٹھلیوں کی تعداد بڑھانے کے لئے ایک اونس ٹیکہ ایک سیر گڑ یا شکر کم از کم پانی میں حل کر کے بیج کے ساتھ ملا کر اسے کاشت کے لئے تیار کریں۔ اور ایسے بیج کو خشک ہونے سے پہلے کاشت مکمل کریں۔ یہ ٹیکہ ٹنڈو جام زرعی یونیورسٹی یا زرعی انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کے شعبہ کیمیا سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

کھاد کا استعمال اور اہمیت:

یہ فصل اپنی ضرورت کی زیادہ نائٹروجن ہوا سے حاصل کر لیتی ہے۔ پھر بھی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے ایک بوری ڈی۔ اے۔ پی ڈالنا ضروری ہے۔ اگر زمین زیادہ کمزور ہو تو آدھی بوری یوریا یا ایک بوری ایمونیم سلفیٹ مزید ڈال دیں۔ تمام کھاد کاشت کے وقت ڈالیں

مناسب مقدار میں کھاد ڈالنے سے گانٹھیں زیادہ بنیں گی۔ اگر یہ گانٹھیں جسامت میں بڑی اور ان کا اندر کا رنگ چمکدار گلابی ہو تو یہ صحت مند ہوتی ہیں۔ لیکن اگر گانٹھیں چھوٹی۔ اندر سے میلی یا پیلے رنگ کی ہوں تو یہ مناسب نائٹروجن حاصل نہیں کر سکتیں۔ ان گانٹھوں کے بننے کا وقت کاشت کے ۲۵ دن سے دو ماہ کے اندر اندر ہے۔ ان گانٹھوں کی حالت کا اندازہ کر کے نائٹروجن کی مقدار میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ اگر گانٹھیں کم بنیں تو آدھی بوری یوریا دوسرے پانی کے ساتھ ڈال دیں۔ فصل کی حالت سے خود ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اسے کتنی نائٹروجن کی ضرورت ہے۔

آبپاشی:

عام حالات میں اس فصل کو ۱۹۔ ۲۰ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن زمین کی قسم۔ درجہ حرارت اور بارش کا لحاظ رکھتے ہوئے اس میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ پہلا پانی بیج اگنے کے تقریباً ۳ ہفتے کے بعد دیں۔ پھر ہر پندرہ دن کے بعد آبپاشی جاری رکھیں۔ کٹائی سے دو تین ہفتہ پہلے جب پھلیاں زرد ہونا شروع ہو جائیں تو آبپاشی بند کر دیں۔ ہر دفعہ آبپاشی ہلکی کریں۔ گرمیوں کے موسم میں پانی زیادہ عرصہ فصل میں نہیں کھڑا رہنا چاہیئے۔ بارش کا پانی بھی اگر کھیت میں زیادہ جمع ہو جائے تو اسے بھی کھیت سے نکال دیں۔ اگر کھیت میں پودوں کی تعداد پوری ہو تو فصل پوری طرح زمین کو ڈھانپ لیتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں پانی کی ضرورت کم ہو جاتی ہے۔

گوڈی وچھدرائی:

اس فصل میں موسم خریف کی تقریباً تمام جڑی بوٹیاں اگتی ہیں اور فصل کی بڑھوتری چونکہ شروع میں کم ہوتی ہے۔ اس لئے اسے تقویت دینے کے لئے جڑی بوٹیوں کو نکالنا اشد ضروری ہو جاتا ہے۔ جو کم از کم دو دفعہ ضروری ہے۔ پہلی گوڈی پہلے پانی کے بعد اور پھر دوسرے اور تیسرے پانی کے بعد حسب ضرورت کرنی چاہیئے۔

فی ایکڑ پودوں کی تعداد ایک لاکھ سے سوا لاکھ تک مناسب رہتی ہے۔ پودوں کا درمیانی فاصلہ آخری گوڈی کے بعد تین انچ رکھیں۔

نقصان دہ کیڑے:

ٹوکہ:۔ یہ کیڑا اگتی ہوئی فصل کو بہت نقصان پہنچاتا ہے۔ رات کو پودے کو زمین کے برابر سے کاٹ دیتا ہے۔ سیون ڈسٹ یا بی۔ ایچ سی ڈسٹ بحساب ۱۵۔ ۲۰ پاؤنڈ فی ایکڑ استعمال کریں۔

سفید مکھی اور تیلہ:۔ یہ بھی فصل کو کافی نقصان پہنچاتے ہیں۔ ڈائی میکران یا فالیڈال ۴۔ ۶ اونس یا ۱۲۔ ۱۶۔ اونس فی ایکڑ سپرے کریں۔

برداشت:

جب پودے زرد ہونا شروع ہو جائیں۔ اور پھلیوں کا رنگ بھی زرد ہونا شروع ہو جائے تو فصل کاٹ کر چھوٹی چھوٹی ڈھیریوں کی صورت میں خشک کریں۔ دیر سے برداشت پر پھلیاں کھلنا شروع ہو جائیں گی۔ جس سے پیداوار میں کمی واقع ہو جائے گی۔ ذخیرہ کرتے وقت بیج کو خوب خشک کر لیں۔ ۸ فیصدی سے زیادہ نمی نہیں ہونی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دلچسپ مجلس مذاکرہ اور سلائیڈز کی نمائش

مورخہ ۱۸ رجون بروز جمعرات موضع مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ میں مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں بعد نماز عصر ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔ اس میں شرکت کے لئے مرکز سے مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ سویڈن نائب قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ اپنے ساتھی عزیزم مولوی محمد عیسیٰ صاحب سابق مبلغ کینیا کے ہمراہ بطور مرکزی نمائندہ تشریف لائے مجلس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو کہ خاکسار نے کی۔ مولوی محمد عیسیٰ صاحب نے تعارف کرایا اور معلم صاحب وقف جدید نے اختصار کے ساتھ جماعت احمدیہ کے عقائد بیان کئے۔ پھر احباب کو سوال کرنے کی دعوت دی گئی۔ مختلف دوستوں نے مختلف سوال کئے۔ جن کے جواب مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے تسلی بخش رنگ میں دیئے۔ اس کے علاوہ مولوی صاحب موصوف نے اپنے طور پر صداقت حضرت اقدس کو بیان کیا اور اس ضمن میں چاند گرہن اور سورج گرہن والی پیشگوئی کو نہایت واضح رنگ میں بیان کیا۔

آخر میں تمام احباب کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اور مغرب کی نماز سے پہلے یہ مجلس برخواست ہوئی۔ ۵۰ احمدی احباب کے علاوہ ۲۰ غیر از جماعت اس مجلس میں شامل ہوئے جو کہ بہت اچھا اثر لے کر گئے۔

رات سلائیڈز کا پروگرام تھا۔ چنانچہ بعد نماز عشاء مسجد کے صحن میں مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے یورپ اور افریقہ کے ممالک کی سلائیڈز دکھائیں۔ جن میں مساجد۔ مشن ہاؤس اور حضور کے دورہ کی سلائیڈز شامل تھیں۔ یہ پروگرام بڑا دلچسپ تھا اور غیر از جماعت دوستوں کے لئے حیران کن بھی کہ اس قدر ترقی جماعت نے کر لی ہے۔ تصاویر کے ساتھ ساتھ مولوی صاحب تبصرہ اور صداقت احمدیت کے نشان بھی بیان کرتے تھے۔ جو کہ نہایت مؤثر ثابت ہوئے۔ حاضری ڈیڑھ صد تھی۔ جن میں سے ۵۰ غیر از جماعت دوست تھے۔ خواتین ساتھ والے مکان کی چھت پر تھیں۔ ان کی تعداد بھی خاصی تھی۔

(محمد یوسف صدر جماعت احمدیہ مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ)

ضلع سرگودھا میں دو مبارک اجتماع

چک ۸۶ ج ضلع سرگودھا:۔

چک ۸۶ جنوبی ضلع سرگودھا میں ۱۸ رجون ۱۹۸۱ء کو اجتماع منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا یہ پہلا اجتماع تھا جس میں ۶۲۷۔ چھ سو ستائیس افراد نے شرکت فرمائی۔ غیر از جماعت احباب کی تعداد ۶۰۰۔ چھ سو تھی۔ تمام حاضرین نے اجتماع کی کاروائی توجہ اور انہماک سے سنی۔ جلسہ کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر محترم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ اور دوسری تقریر محترم جناب سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے فرمائی۔ پھر احباب کرام کو تبلیغ اسلام کی سلائیڈز دکھائیں۔ سلائیڈز کے بعد دعا ہوئی جس پر اجتماع کی کاروائی ختم ہوئی۔

چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا:۔

۱۹ رجون ۱۹۸۱ء کو محترم جناب سید احمد علی شاہ صاحب نے مسجد احمدیہ چک ۳۵ جنوبی میں خطبہ جمعہ پڑھایا پھر نماز عصر کے بعد ایک علمی مجلس منعقد ہوئی۔ جو بہت ایمان افروز واقعات پر مبنی تھی۔

نماز عشاء کے بعد اجتماع کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد حضرت بانی جماعت احمدیہ کا منظوم کلام پڑھا گیا۔ پھر دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر محترم مولوی محمد حسین صاحب اور دوسری تقریر محترم جناب سید احمد علی شاہ صاحب نے فرمائی۔ پھر تقاریر کے بعد سلائیڈز دکھائی گئیں۔ دعا کے بعد اس اجتماع کی کاروائی ختم ہوئی۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں اجتماعوں کے اعلیٰ نتائج پیدا فرمائے

(محمد یونس خالد مربی سلسلہ احمدیہ چک ۷۸ جنوبی ضلع سرگودھا)

"اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اول تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ اور اس پہلو میں مالی ضرورتوں اور امداد کی حاجت ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۳)

مربیان و معلمین سلسلہ احمدیہ توجہ فرمائیں

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۷۷ء کے موقع پر ارشاد فرمایا

"آئندہ سے اصولاً میٹرک تھرڈ ڈویژن اور سترہ ۱۷ سال سے زیادہ عمر کا لڑکا جامعہ احمدیہ میں داخل نہ کیا جائے۔ سوائے میری خاص اجازت کے"

اور انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۰ء کے موقع پر ارشاد فرمایا

"جماعت کو ایثار پیشہ ذہین مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ذہن بھی دیا ہے اور ایثار بھی دیا ہے اخلاص بھی دیا ہے۔ لیکن ایثار اور اخلاص کے بعض پہلو پوری طرح ابھی چمکے نہیں۔ پالش نہیں ہوئی انہیں۔ پالش کریں ان کو اور بچے دیں جامعہ کے لئے لیکن ذہین بچے اب میں نے قانون بنایا ہے کہ اصل تو مجھے چاہئیں فرسٹ ڈویژن لیکن سیکنڈ ڈویژن والوں کو ایک حد تک برداشت کریں گے تھرڈ ڈویژن والوں کو نہیں لیں"

اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ قبل ازیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ رجون ۱۹۸۱ء مقرر کی گئی تھی لیکن امیدواران اور آپ کی سہولت کے لئے اس میں ۲۰ رجولائی ۱۹۸۱ء تک توسیع کر دی گئی ہے اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ میں حضور کے ارشاد کے مطابق جماعت کے ایسے ذہین۔ ہونہار۔ دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوانوں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی پرزور تحریک فرمائیں جن کی تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہو اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہو۔ اور کوشش فرمائیں کہ ایسے نوجوان آئیں جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں۔ امید ہے آپ اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اس سے خاکسار کو بھی مطلع فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے آمین

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے آنی چاہیئے درخواست میں امیدوار کی عمر۔ تعلیم میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق بھی فرمائیں۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست دہندگان کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد وکالت دیوان تحریک جدید میں ہوگا معین تاریخ کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا اور امیدواران کو علیحدہ تحریری طور بھی اطلاع دی جائے گی۔

نوٹ نمبر ۱:۔ ۲۰ رجولائی تک توسیع اس لئے کی گئی ہے تاکہ آپ اس بارہ میں مزید تحریک اور کوشش فرما سکیں۔

نوٹ نمبر ۲:۔ انٹرویو سے قبل امیدواران سے مطلوبہ کوائف مکمل کرنے کیلئے بھی امراء اضلاع اور قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ کی خصوصی توجہ اور تعاون کی ضرورت ہوگی کیونکہ کوائف مکمل ہونے پر ہی ان کے وقف اور داخلہ کی منظوری کا معاملہ حضور کی خدمت میں پیش ہوگا۔

والسلام

خاکسار

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

داؤد انجنیئرنگ کالج کراچی میں داخلہ

داؤد انجنیئرنگ کالج کراچی میں B.E (فرسٹ ایئر) انجنیئرنگ کے لئے مندرجہ ذیل ٹیکنالوجیز میں داخلے شروع ہو گئے ہیں

1- ELECTRONICS ENGINEERING

2- CHEMICAL ENGINEERING

3- METALLURGICAL ENGINEERING

4- ARCHETECHTURAL ENGINEERING

صوبہ سندھ، پنجاب، سرحد اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے طلبہ کیلئے مخصوص نشستوں پر داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۰ رجولائی ۱۹۸۱ء ہے۔ پراسپیکٹس و داخلہ فارم مبلغ دس روپے میں حاصل کیا جا سکتا ہے مزید معلومات کے لئے فوری طور پر خاکسار سے رابطہ قائم فرمائیں۔

مرزا حمید احمد ناظم امور طلبہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی احمدیہ ہال میگزین لین ۲ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوقاتِ کار رمضان المبارک

صبح ۷ بجے تا ۱ بجے — شام ۵ بجے تا ۷ بجے

نوٹ:۔ افطاری سے ۱۵ منٹ پہلے شفاخانہ بند ہو جایا کرے گا۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور ۔ کراچی ۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون نمبر: ۶۰۷ ۔ ۶۰۶

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

ماہنامہ "خالد" ربوہ

آفسٹ طباعت کا مستقل انتظام

اولیت کے شرف پر اظہارِ تشکر

خدا تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے کہ اس کا ترجمان ماہنامہ "خالد" کا جولائی کا پرچہ ربوہ میں مستقل بنیادوں پر طباعت کا جدید نظام آفسٹ شروع ہونے پر سب سے پہلے، آفسٹ پر شائع ہوا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ! اللہ تعالیٰ اسے ہم سب کے لئے مبارک کرے اور "خالد" کو ہمیشہ ہی اولیت کا شرف عطا فرماتا رہے۔ (منیجر ماہنامہ "خالد")

ہر قسم کی کاروں، اور جیپوں کی ٹائیوں

اور

پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے

فائدہ اٹھائیں

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور

فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

جائیداد

کی

خرید و فروخت

کیلئے

با اعتماد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز

اینڈ

پراپرٹی ڈیلرز

فون ۵۲۱

فون گھر ۴۳۱

ریلوے روڈ

بالمقابل

ریلوے سٹیشن

رحمت بازار ربوہ

کو

یاد رکھیں

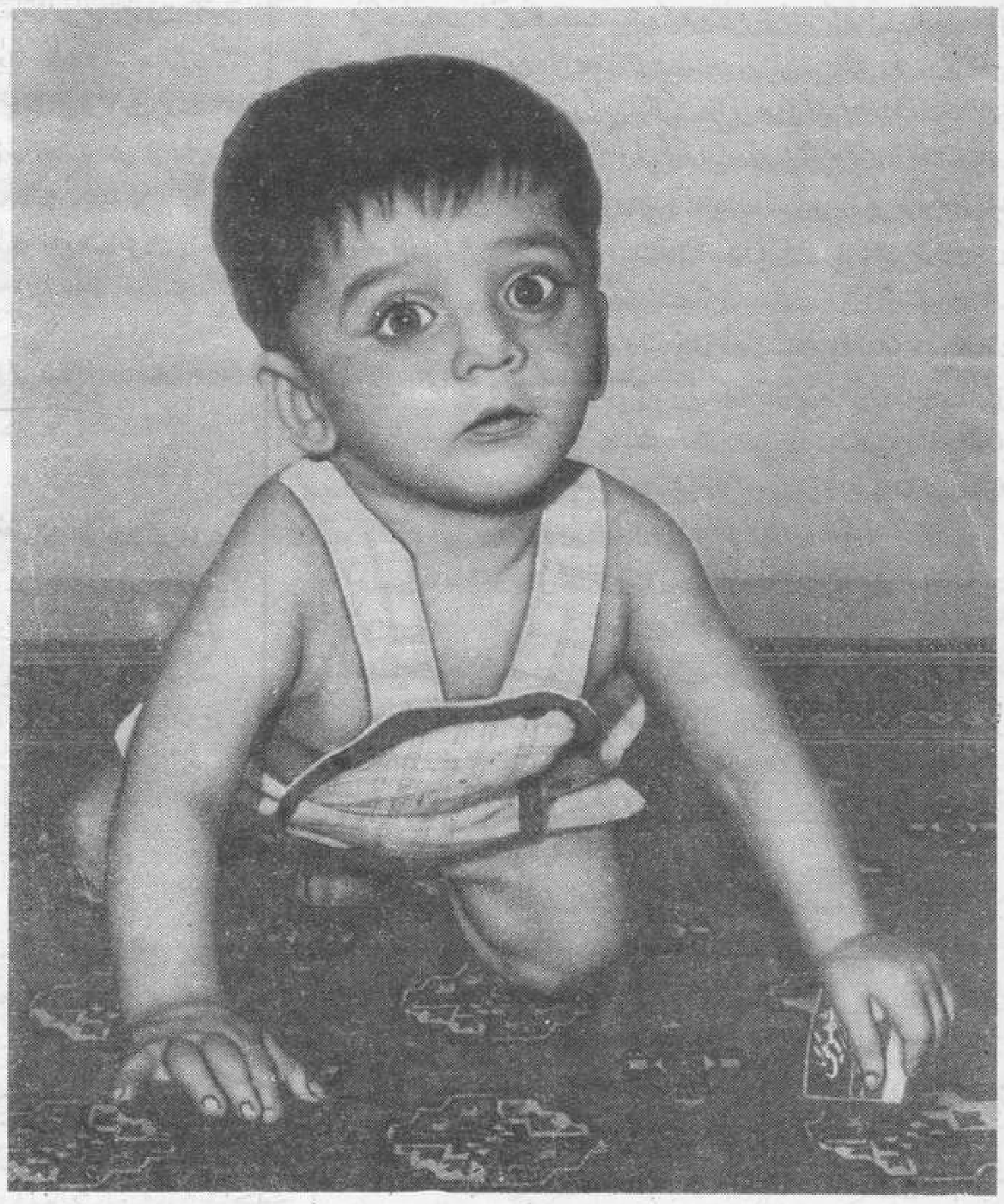

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اَتھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام — ہوالشافی — دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷